(1)

Date

۲۹۔

تصور
اسلام کے معنی اور اس کا Concept:

لفظ اسلام عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا "لفظ اسلام" کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کا پرانا نام "دینِ حنیف" ہے جس سے مراد توحید پرست کے ہیں۔ لفظِ اسلام تین حروفوں سے مل کر بنا ہے۔ "سلم" جس کے معنی امن کے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے مراد سپرد کرنا یا حوالے کرنا اور اطاعت کرنے کے ہیں۔
اسلام کے اصطلاحی معنی ہیں اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن یا سلامتی میں داخل ہو جانا اور اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دینا۔
چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ص ولا تتبعوا خطوت الشیطن ؕ انہ لکم عدو مبین
(سورۃ البقرۃ: 208)

ترجمہ
"اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

شریعتِ مطہرہ کی رو سے اسلام کے معنی:

اپنی مرضی یا رضامندی سے اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا اسلام کہلاتا ہے یعنی کہ اسلام زور زبردستی کا قائل نہیں ہے جو بندہ خدا اسلام کے جھنڈے تلے اپنی مرضی سے آنا چاہے اس کا خیر مقدم کرتا ہے
ارشاد باری تعالیٰ ہے:
لا اکراہ فی الدین
(سورہ بقرہ:)

HUZAIFA

Date

ترجمہ

"دین میں کوئی زبردستی نہیں"

حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ ‌ نے ارشاد فرمایا کہ:

اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے ایک یہ کہ انسان سب سے پہلے اللہ کی گواہی دے اور اسے وحدہ لاشریک مانے اور دوسرا یہ کہ پھر اسکے رسول صلی اللہ علیہ کی گواہی دے اور انکی ختم نبوت پر ایمان لائے۔
اسلام میں کچھ ارکان ہیں جن پر عمل کرنا ہر اس شخص پر من وعن لازم ہے جو اللہ کی توحید اور رسول کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔ جیسے کہ کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج۔ ان ارکان پر اللہ کے حکم اور رسول ؐ کے طریقے کے مطابق عمل سے انسان دوسروں سے منفرد ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ حدیث قدسی ہے:
ترجمہ: "مومن اور کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے"

اسی طرح دوسرے دیگر ارکانِ اسلام کے متعلق بھی رہنمائی موجود ہے

مشہور اسکالر ڈاکٹر حمید اللہ فرماتے ہیں کہ:

"اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو محمد صلی اللہ علیہ پر نازل ہوا"
اسلام کی یہ تعریف مسلمۃ کذاب سے لیکر مرزا قادیانی تک تمام نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا رد ہے اور آئینِ پاکستان کی اسلامی شقوں کی تصحیح بھی ہے۔

امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ:

"اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد۔"

HUZAIFA

تصورِ اسلام

اسلام ایک عالمگیر دین ہے جو بنی نوع انسان کو زندگی کے ہر انفرادی و اجتماعی معاملے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا پیغام امن و سلامتی کا پیغام ہے جو رہتی دنیا تک پیدا ہونے والے انسانوں کے استفادے کا سبب ہے۔ اس کی تعلیمات جغرافیائی قید سے بالاتر ہیں جیسے کہ پچھلے وقتوں ایک مخصوص وقت میں بہت سے پیغمبر اللہ کی طرف اور حکم سے اپنے اپنے علاقوں میں انسانوں کو اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کی تعلیم دیتے تھے اس کے برخلاف حضور خاتم النبیینؐ کی تعلیمات قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہنمائی کرتی ہیں اسی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی تعلیمات کسی مخصوص گروہ کے لیے نہیں ہے اور نہ ہی اسلام دوسرے ادیان کے لوگوں پر اس میں داخل ہونے پر کوئی پابندی لگاتا ہے بلکہ اسلام کی شمع تو تمام کائنات کے لوگوں کے دلوں کو اللہ اور اسکے رسولؐ کی تعلیمات سے روشن کرنے کے لیے کافی ہیں اب یہ انسان پر ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ وہ اسلام کی شمع سے اپنے دل کو روشن کرنا چاہتا ہے یا اس سے روگردانی کرتا ہے

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

(سورۃ الکھف 29)

ترجمہ: پھر جو چاہے مان لے اور جو چاہے انکار کر دے

اسلام کا پیغام تمام عالم انسانیت کے لیے ہے بجملہ قرآن مجید کا موضوع بھی انسان ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جابجا قرآن مجید میں انسان کو یاایھاالناس کہہ کر مخاطب کیا اور پھر یہی خود سے ڈرنے یعنی تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا تو یہی سلامتی میں داخل ہونے کی۔ اللہ تعالیٰ کو انسان اس قدر عزیز ہے کہ اس حرمت کو قرآن مجید

Date

میں کچھ اس طرح بیان فرمایا

ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا

(سورۃ المائدہ: آیت 32)

"اور جس نے ایک شخص کی جان بچائی، گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی"

شرح دین اسلام

ایسا شخص جو یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہو گیا ہے اس پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو عقیدے، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور عقوبات سے جوڑے ہیں

۱) اعتقادات:

یہ کسی مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہونا چاہیے جیسے کہ اللہ کی واحدانیت پر پختہ ایمان، تمام انبیاء کے حق ہونے اور حضور خاتم النبیین کی ختم النبوت پر ایمان، اللہ کے فرشتوں اس کی تمام آسمانی کتب اور روز آخرت پر پختہ ایمان رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے المختصر یہ کہ ایمان مجمل و مفصل پر پختہ عقیدہ رکھنا فرض ہے

۲) عبادات:

عبادات کے حصے میں پانچ بنیادی ارکان کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج شامل ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

~~لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم~~

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

(الذریت: 56)

~~اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا عبادت کے لیے کیا ہے~~

اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں

(~~الذریت~~: 56)

Date

۳) معاملات:

اس سے مراد انسانوں کے آپس کے معاملات ہیں جو انسان کو عقل و شعور حاصل ہونے کے بعد ایک دوسرے سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ معاملات کو اس میں کوتاہیوں کو اس وقت تک درگزر نہیں کرتا ہے جب تک انسان خود سے ان معاملات کو حل نہ کرے اور جس کا حق دبایا یا حق تلفی ظلم کیا اسے اس کا حق واپس نہ دے دے۔

۴) اخلاقیات:

جب انسان اسلام میں داخل ہو کر خود کو اللہ کے سپرد کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرے گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے بیان کردہ ہیں ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی نے فرمایا کہ:

"بے شک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔"

اور

۵) عقوبات:

اس سے مراد اسلام کی طرف سے نافذ کردہ حدود ہیں جو ان حدود سے آگے بڑھے گا وہ سزا کا حقدار ہوگا جیسے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ غیر شادی شدہ شخص کے زنا کرنے پر اسے ۱۰۰ (سو) کوڑے مارے جائیں گے اور اگر یہی گناہ کوئی شادی شدہ شخص کرے گا تو وہ سنگسار کیا جائے گا۔ کسی پر بہتان باندھنے والا پر ۸۰ (اسی) کوڑوں کی حد مقرر ہے۔ اس طرح نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنے والے کو بھی ۸۰ (اسی) کوڑے مارے جائیں گے۔

Date

نتیجہ (Conclusion):

پس اسلام ایک ایسا دین ہے جو انفرادی و اجتماعی معاملات میں رہنمائی فرماتا ہے مزید یہ کہ 24 گھنٹوں کی زندگی کے ہر لمحے کے حوالے سے ہماری رہنمائی کا سامان میسر کرتا ہے۔ یہ قائم وقت، حکومت وقت اور معاشی و معاشرتی نظام کی درستگی کے حوالے سے بھی ہمیں سیدھی اور پرامن راہ دکھاتا ہے۔